O - 6

باسمہ سبحانہ

شہید اسلام

آیۃ اللہ السید محمد باقر الصدر طاب ثراہ

حیات اور کارنامے

السید ذیشان حیدر جوادی

ف ٦١٢

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت اللہ السید محمد باقر الصدر نجف اشرف

کے اس عظیم علمی خانوادہ کی فرد تھے جس میں ہر دور میں با عمل فعال اور انقلابی علما پیدا ہوتے رہے ہیں۔ آپ کے بزرگوں نے مدتوں امت اسلامیہ کی قیادت کی ہے اور مختلف علمی اور اصلاحی تحریکوں میں حصہ لیا ہے۔

تعلیم و تربیت ابتدائی طور پر اپنے خاندان ہی میں ہوئی اور اسی خاندان کے بزرگوں نے اپنے اس نور نظر کو پروان چڑھایا۔ سطحی علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے تحقیق و تدقیق کے میدان میں قدم رکھا اور اس شان سے قدم رکھا کہ آپ کے اساتذہ کو بھی آپ کی علمی جلالت اور بے پناہ ذہانت کا اقرار کرنا پڑا۔

عمر مبارک شہادت کے وقت ۴۷ برس سے زیادہ نہیں تھی اور اس مختصر سی عمر میں تالیف، تصنیف، تحقیق

تدقیق اور قیادت جیسے تمام فرائض انجام دیدئیے حالات کو دیکھنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ گذشتہ دو چار صدیوں میں عالم اسلام میں اتنا ذہین، دانشمند، مفکر اور باصلاحیت انسان نہیں پیدا ہوا۔

نجف اشرف کی علمی درسگاہ میں فقہ و اصول فقہ کا بہت چرچا رہتا ہے اور دیگر علوم کے ماہرین فن پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ نجف اشرف کا موضوع نہیں ہے اور نہ اس نے اس میدان میں شہرت حاصل کی ہے فقہ اور اصول فقہ میں تو سارے عالم میں اس درسگاہ کا جواب نہیں ہے اور تمام علماء اسلام کا مسلمہ اقرار ہے کہ علم فقہ و اصول میں اس درسگاہ نے جس حد تک ترقی کی ہے وہاں تک دوسری درسگاہ کے سربراہوں نے سوچا بھی نہیں تھا اور یہ باب اجتہاد کے کھلے رہ جانے کا اثر ہے جس میں فقہ جعفری ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے اور دوسرا کوئی مکتبہ فکر اس کے ہمراہ نہیں ہے

آیۃ اللہ الصدر نے سب سے پہلے علم اصول میں تحقیقی کتاب پیش کرنے کا شرف حاصل کیا اور تقریباً ۲۰ - ۲۱ سال کی عمر میں ایک ایسی کتاب پیش کر دی جسے دیکھ کر اس دَور کے بزرگ علماء دنگ رہ گئے اور آپکی صلاحیت کے قائل ہو گئے۔ بعض علماء نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر یہ بچہ اس انداز سے ترقی کرتا رہا تو اسکی حدکمال کیا ہو گی۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

علم اصول کے بعد آپ نے دیگر جدید علوم کی طرف توجہ دی اور ۲۵ - ۲۶ سال کی عمر میں "فلسفتنا" نام کی مفصل کتاب فلسفہ جدید میں پیش کر دی جسمیں اشتراکیت اور مادیت تاریخ کے تار پود بکھیر دیئے اور فلسفہ اسلام کی حقانیت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔ علماء اسلام نے آپ کو چودہ صدیوں میں چوتھا مسلمان فلسفی قرار دیا ہے اور آجتک لوگ اس کتاب کے سامنے سر دھن رہے ہیں

فلسفہ کے بعد اقتصادیات کے میدان میں قدم رکھا اور "ہمارے اقتصادیات (اقتصادنا) کے نام سے دو جلدوں میں مفصل کتاب تصنیف کر دی جس میں ایک جلد میں اقتصادی نظریات کی تنقید کی اور دوسری جلد میں اسلامی اقتصادیات کا خاکہ پیش کیا۔

ارباب نظر جانتے ہیں کہ اسلام کے اقتصادی نظریات علم الاقتصاد کی پیدائش کے سیکڑوں سال قبل پیش کئے گئے تھے جب ان رائج الوقت اصطلاحوں کا وجود بھی نہیں تھا لیکن آیتہ اللہ الصدر نے انھیں اصطلاحوں کو پیش نظر رکھ کر اسلام کا معاشی نظام مرتب کیا اور آج کسی شخص کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ اسلام کے پاس نظریاتی یا عملی اقتصادی نظام نہیں ہے۔ حقیر نے اس کتاب کا مکمل ترجمہ کر دیا ہے جو مکتبۂ تعمیر ادب پاکستان سے شائع ہوا ہے۔۔۔

معاشیات ہی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے "اسلامی بینک" بھی ہے جسے کویت کے بعض ذمہ دار اور دیندار افراد کی فرمائش پر مرتب کیا تھا اور جس میں اسلام کے غیر سودی بینک کا مکمل فارمولا پیش کیا گیا۔ اس کتاب نے عالم اقتصادیات میں ہلچل مچا دی اور ان لوگوں کی آنکھیں کھول دیں جو بلا سود بینک کے تصور ہی کو ناممکن تصور کرتے تھے۔

حقیر نے اس کتاب کا بھی اُردو ترجمہ کر دیا ہے اور اس کا پہلا ایڈیشن جمالی پبلیکیشنز بمبئی سے اور دوسرا لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

معاشیات کے بعد آپ نے علم منطق کی طرف توجہ دی اور کلاسیکل منطق کا ایک باب "استقراء" جو ارسطو کے زمانے سے تشنہ تحقیق چلا آ رہا تھا اس کے جملہ مسائل کی از سر نو تدوین کی اور ایسے ایسے حقائق کی طرف توجہ دلائی جن کی طرف صدیوں سے کوئی ذہن متوجہ نہیں تھا یا ان کی تفصیلات مرتب کرنے سے قاصر تھا۔

منطق، فلسفہ، معاشیات کی ترتیب و تدوین کے بعد آپ نے نجف اشرف کی علمی درسگاہ "حوزہ علمیہ" کی قیادت سنبھالی اور اس کی ترتیب و تنظیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپکا خیال تھا کہ قدیم علوم یا قدیم انداز تعلیم جدید عصری تقاضوں کے لیئے کافی نہیں ہے۔ درسی کتابوں کی از سر نو ترتیب و تدوین ضروری ہے ورنہ علوم قدیمہ مردہ ہو جائیں گے یا جدید نسل ان سے بیزار ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں پہلے "المعالم الجدیدۃ" کے نام سے ایک کتاب تالیف کی جس میں قدیم کتاب "معالم الاصول" کی تہذیب و تدوین کی اس کے بعد آپ نے محسوس کیا کہ یہ طریقہ تقلیدی ہے اور اس طرح ذہن روایتی انداز تعلیم سے بے نیاز نہ ہو سکے گا چنانچہ علم اصول فقہ میں ایک مکمل کتاب تالیف کی جو گذشتہ تمام درسی کتابوں کی بدل بن گئی۔ اور ایک ایسے انداز سے گفتگو کی جیسے آج کا

ذہن محسوس بھی کرے اور اس سے انس بھی پیدا کرسکے۔
علم اصول کی تشکیل جدید کے بعد آپ نے علم فقہ کی طرف توجہ فرمائی اور مشہور زمانہ کتاب "العروۃ الوثقی" کی جدید ترین شرح کا کام شروع کیا۔ اس کتاب کی شرح لکھنا جس قدر آسان ہے اسی قدر مشکل بھی ہے۔ آسان اسلئے ہے کہ متعدد شرحیں لکھی جا چکی ہیں اور مشکل اس لئے ہے کہ آیۃ اللہ الصدر کا مزاج روائتی اور تقلیدی نہ تھا وہ اسوقت تک قلم اٹھاتے ہی نہیں تھے جبتک جدید افکار و اسالیب کا ایک ذخیرہ فراہم نہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے اس شرح میں بھی جدید ترین فقہی مبانی قائم کئے ہیں اور فقہ کی تشکیل جدید کی راہ ہموار کی ہے کاش یہ شرح مکمل ہو جاتی تو بیسویں صدی کا ایک نادر تحفہ تصور کی جاتی —— مگر مقدر نے ساتھ نہ دیا اور عالم اسلام اس علمی ذخیرہ سے محروم

رہ گیا۔

فقہ و اصول کی تصنیف و تالیف کے ساتھ ایک بڑا کام رسالہ عملیہ کی ترتیب کا ہوتا ہے جسے رجعیت اور اعلمیت کے قرائن میں شمار کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ مرجع وقت اپنے مقلدین کو اپنے افکار و احکام سے باخبر کرتا ہے۔ علماء اعلام نے اس راہ میں بھی بڑی کاوش کی ہے اور کافی دیدہ ریزی سے کام لیا ہے لیکن جس انداز سے آیۃ اللہ الصدر نے اپنا رسالہ عملیہ مرتب کیا ہے اسکی مثال رسائل کی تاریخ میں ناممکن ہے۔

ان اہم علمی کارناموں کے علاوہ امت اسلامیہ کی رہنمائی اور اس کے مشکلات کی چارہ سازی آپ کا مخصوص شعار رہا ہے۔ آپ کی ذات بابرکات کی وجہ سے پورے عالم اسلام کو اطمینان تھا کہ جو مشکل سامنے آئے گی سید باقر الصدر سے حل

کرایا جائیگا ۔ سال گذشتہ سعودی حکومت نے بھی
سود کے ایک اہم مسئلہ پر آپ ہی سے رجوع کی تھی اور
آپ نے اپنے ایک عزیز ترین شاگرد کو کانفرنس
میں بھیج کر مسئلہ کو حل کرا دیا تھا۔ حقیر اس وقت
نجف اشرف ہی میں موجود تھا اور سرکار محترم
نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس کانفرنس میں چلے جاؤ
میں خط لکھے دیتا ہوں ۔ دو آدمی رہو گے تو باہمی
مذاکرات میں بھی سہولت رہے گی لیکن ویزا کی
دقت اور وقت کی تنگی کی بنا پر میں اس شرف
سے محروم رہ گیا اور اب تو یہ محرومی مقدر بن
گئی ہے ۔

قومی سطح پر انقلابی اقدامات آپ کے مزاج
میں داخل تھے ۔ آپ کسی ایسے مذہب کے قائل
نہ تھے جس میں صرف جمود اور روایت پرستی ہو
اور اس کے علاوہ امت کی زندگی اور بندگی کی

کوئی فکر نہ ہو۔ آپ نے مذہب کو فعال طاقت اور مذہبی انسان کو ایک مردِ مجاہد تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ اکثر مجھ سے بھی فرمایا کرتے تھے کہ قوم کو عملی اسلام اور مذہب کی تحریک ترویج عالمِ دین کا فرض ہے چاہے اس راہ میں جس قدر بھی زحمتیں برداشت کرنا پڑیں۔

عراق۔ ایران۔ لبنان۔ کویت۔ خلیج۔ لندن وغیرہ کے مختلف شہروں میں آپ کے وکلاء اور آپ کے تربیت کردہ افراد موجود تھے اور آپ کی نمائندگی کرتے ہوئے مذہب کی خدمت کر رہے تھے لیکن شیاطین زمانہ اولاد آدم کو کیوں برداشت کر سکتے ہیں۔ عراق کی ظالم، جلاد اور لامذہب حکومت سے یہ کارنامے نہ دیکھے گئے اور وہ مدتوں بہانے تلاش کرتی رہی۔ چند مرتبہ تصنیف و تالیف کو بہانہ قرار دے کر گرفتار کیا اور تکالیف پہونچائی

اور آخر میں انقلابی خطرہ کا بہانہ قائم کر کے آپ کی شمع حیات کو خاموش کر دیا۔ آپ سے پہلے آپ کے چند شاگرد اور نمائندے جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور اب آپ بھی اپنے سپاہیوں سے جا ملے ہیں آپ کے ساتھ آپ کی ہمشیر کو بھی شہید کر دیا گیا ہے کہ ان کی تصانیف نے عورتوں کو نیا اسلامی شعور دیا ہے اور بعثیت کی لامذہب تحریک کو متزلزل کر دیا ہے۔

آپ کی شمع حیات خاموش ہو چکی ہے لیکن شمع علم و عرفان اور شمع ایمان و علم آج بھی جگمگا رہی ہے اور انشاء اللہ جگمگاتی رہے گی۔ آپ کی آغوش تربیت کا ہر پروردہ مذہب کی راہ میں جام شہادت پینے کا منتظر ہے اور دین کی خاطر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ دیکھیں یہ سعادت کسے نصیب ہوتی ہے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ——— جوادی

تصانيف آية الله السيد محمد باقر الصدر طاب ثراه

١- غاية الفكر
٢- فلسفتنا
٣- اقتصادنا
٤- البنک اللاربوی
٥- الانسان المعاصر
٦- فدک فی التاریخ
٧- الاسس المنطقیه للاستقراء
٨- حلقات الاصول ٣ جلد
٩ بحوث ٥ جلدین
١٠- بحث حول الولایة
١١- بحث حول المهدی
١٢- الفتاوی الواضحه

١٣- المعالم الجديده
١٤- حکومت اسلامی
١٥- الصلوٰة
١٦- الصيام
١٧- مناسک الحج

واحد تبلیغات خارج از کشور
بنیاد بعثت

تهران ـ خیابان سمیه ـ بین مبارزان و فرصت

بنیاد بعثت ـ تلفن ٨٢ ١١٥٩